کلکِ رضا ہے خنجرِ خوں خوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں
(اعلیحضرت شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ (قرآن کریم پ)

ترجمہ:- اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ؕ

(15)

میثم قادری

تحفۂ عید

برقِ رضا
علیٰ
رفیۂ ابنِ ھوا

یہ نہ بولے زیر گردوں اگر کوئی میری سُنے!
یہ صدا گنبد کی ہے جیسی کہے ویسی سُنے!

مرتبہ ڈاکٹر خوشی محمد قادری ناظم شعبۂ تبلیغ جامعہ اسلامیہ

ناشر: شعبۂ تبلیغ و اشاعت جامعہ اسلامیہ فیض القرآن راوی روڈ لاہور

ترتیب مضامین

سببِ تالیف

ناظرین دوستو السلام علیکم

آپ کو یاد ہوگا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں پچھلے دنوں جامعہ نے ایک پمفلٹ بسلسلہ تبلیغ بنام "تحقیق تراویح" شائع کیا تھا جسے جامعہ کے مہتمم و خطیب جامع مسجد گنبد والی مولانا حافظ نقشبندی نے مرتب کیا تھا جس میں رمضان المبارک کے فضائل کے علاوہ نماز تراویح کے مسائل و فضائل نیز بیس ۲۰ رکعات کا ثبوت، بیس احادیث مبارکہ و اقوال بزرگان دین سے دیا گیا تھا جسے عوام و خواص نے پسند فرمایا۔ ان کے تعریفی خطوط جامعہ کے دفتر میں موجود ہیں۔ چونکہ پمفلٹ نہایت قلیل تعداد یعنی دو ہزار چھپوایا تھا اور اخبارات میں اعلانات کی وجہ سے مانگ بہت زیادہ تھی چنانچہ تحقیق تراویح چند ہی روز میں مغربی پاکستان کے ہر بڑے شہر اور قصبہ میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ جامعہ نے یہ پمفلٹ کسی تعصب کی بنا پر یا کسی جماعت یا فرد کی دلآزاری کی نیت سے نہیں چھپوایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس پورے پمفلٹ میں کہیں بھی کسی فرد یا جماعت کے ذاتی اعمال و کردار کا محاسبہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ عام تحقیقی نظریہ سے ایک اختلافی مسئلہ پر بحث کی گئی تھی۔ لیکن چند روز ہوئے کہ رکعات تراویح نام کا ایک پمفلٹ فقیر کی نظروں سے گزرا جس کے مرتب محمد ادریس ہاشمی احمد

ناشر جمعیت غربا[1] اہل حدیث ۴۶ راوی روڈ ہے۔ جس میں انہوں نے تحقیق تراویح اور اس کے مؤلف پر تنقید کی ہے۔ اور چند غیر ضروری اعتراضات کے ساتھ مبلغ پچاس روپے کا اعلان فرما کر ٹری دریا دلی کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی۔ تنقید میں جو زبان استعمال کی ہے وہ اخلاقی معیار سے نہایت گری ہوئی ہے رکعات تراویح کے مؤلف نے مولانا کی ذات پر رکیک حملے کیے ہیں۔ لہذا فقیر نے ضروری سمجھا کہ رکعات تراویح اور اس کے مؤلف کا محاسبہ کیا جائے اب، محمد ادریس ہاشمی ذرا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ترکی بہ ترکی جواب سننے کے لیے تیار ہو جائیں۔

خوشی محمد قادری ناظم شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ فیض القرآن
راوی روڈ لاہور
۲۰ رمضان المبارک

---

[1] غین کی بجائے گ ہوتا تو زیادہ مناسب ہوتا

تمہید

برادران اسلام! آپ میں سے جن احباب نے تحقیق تراویح اور رکعات تراویح کا مطالعہ کیا ہوگا ان پر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا ہوگا کہ مسئلہ تراویح پر کس کے دلائل قوی اور کس کے ضعیف ہیں۔ اور پھر ایک مسئلہ پر بیس احادیث مبارکہ کے مقابلے میں تین احادیث مبارکہ کی کیا مناسبت ہے۔ علاوہ ازیں تحقیق تراویح بحمد اللہ پورے مغربی پاکستان کے ہر بڑے شہر وقصبہ میں پہنچا۔ خصوصاً لاہور میں بھی اہم مقامات پر تقسیم ہوا لیکن نہایت تعجب کی بات ہے کہ لاہور بلکہ پورے مغربی پاکستان کے وہابیوں کی ترجمانی کرنیوالے محمد ادریس ہاشمی ہیں جو نہ تو کسی دینی ادارہ کے سند یافتہ عالم ہیں اور نہ ہی کسی جامع مسجد کے خطیب ہیں بلکہ قلعہ لچھمن سنگھ کے پرائمری سکول کی دوسری تیسری جماعت کے ٹیچر [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ کسی وہابی ملاں کو مولانا کے مقابلہ میں آنے کی تو جرأت نہ ہوئی تھی تو انہوں نے ایک ناخواندہ اور غیر معروف شخص کو آگے کر دیا۔ اور اس نے جو منہ میں آیا کہہ دیا اور اسطرح ملت وہابیہ کو خوش کر لیا۔ حالانکہ یہ وہابیوں کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ عوام یہ سمجھیں گے کہ ان میں کوئی عالم ہی نہیں اس بیچارے نے دریا میں ڈوبنے والے کی طرح دائیں بائیں ہاتھ مارنے کی ناکام کوشش کی اور اٹ کی سٹ لگاتا رہا لیکن بات کو کسی نتیجہ پر نہ پہنچا سکا اور پہنچاتا بھی کیسے۔ یہ کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں یہاں کافی علم و تجربہ کی ضرورت ہے۔ خیر میں پھر بھی اسکی داد دیتا ہوں کہ اس نے ملت وہابیہ کی لاج رکھ لی۔ اور کچھ نہ سہی ایک رسالہ کے مصنف تو بن گئے۔

تعارف

محترم قارئین! آپ کے معلومات میں اضافہ کے لیے عرض ہے کہ ملک ہندوستان میں وہابیت کی داغ بیل ڈالنے والے بانئ وہابیت اسمٰعیل دہلوی علیہ ماعلیہ ہیں۔ جنہوں نے شیخ نجدی عبدالوہاب[1] کی کتاب التوحید کا اردو ترجمہ کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا جس میں اس نے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا جو ملت اسلامیہ کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ تھا۔ چنانچہ علمائے ربانیین نے اس کی رد میں کتابیں لکھیں اور مسلمانان ہند کو اس فتنہ عظیمہ سے محفوظ رکھنے کی مقدور بھر کوشش کی اور یہ فتنہ کافی حد تک فرو ہو گیا۔ لیکن اندرون خانہ منافقت کا بیج بونے اور مسلمانوں کے عقائد و ایمان پر چوری چھپے ڈاکے ڈالنے میں اس نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی بلکہ عامۃ المسلمین سے گزر کر بزرگان دین و انبیا اکرام و امام الانبیاء تک کی عظمت و بزرگی کو گھٹانے لگا اور ان کے خداداد اختیارات و کمالات کا انکار کرنے لگا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ انگریز کی شہ پر مسلمانوں سے لڑنا شروع کر دیا اور اپنی مٹھی بھر جماعت کو لیکر سکھوں سے جہاد کا بہانہ لے کر سرحد کے مسلمانوں پر چل پڑا جس کے

---

[1] جس کی نسبت سے یہ لوگ وہابی کہلاتے ہیں۔

نتیجے میں بالاکوٹ کے مقام پر مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا[1] لیکن اس کے باطل نظریات کی حامی اس کی روحانی اولاد وہابیت کے نام سے ابھی باقی ہے، جس گروہ کا بانی انبیاء و اولیا کی توہین کر سکتا ہے اس کے پیروکار اگر علمائے حق کو بُرا بھلا کہیں تو کیا تعجب ہے۔ کیونکہ یہ دولت ان کو خاندانی ورثہ میں ملی ہے۔ اب ذیل میں ان کے فرقہ ضالہ کے بانی اسمٰعیل دہلوی اور دیگر ملاؤں کے گمراہ کن اعتقادات کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکیں گے کہ کون حق اور کون باطل پر ہے۔

وہابیوں کے چند گمراہ کن عقاید کی سرسری لسٹ

ہندوستانی وہابیت کا بانی اسماعیل دہلوی اپنی تصنیف صراط مستقیم میں ایک مقام پر لکھتا ہے :۔

ا۔ وہابیوں کے نزدیک نماز میں حضورؐ کا خیال آنا گدھے بیل کے خیال سے بُرا ہے چنانچہ لکھتا ہے بان مقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض۔ زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور

[1] دیکھئے سید احمد شہید بریلوی کی اصلی تصویر

بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔ صؔ ۹۷ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی۔

۲۔ دہابیوں کے نزدیک خدا کو بھی ہمیشہ علم غیب نہیں!

چنانچہ اسمٰعیل دہلوی اپنی تصنیف تقویۃ الایمان صؔ ۱۷ میں لکھتا ہے۔ سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کسی نبی ولی کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت نہیں بخشی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے۔

۳۔ دہابیوں کے نزدیک حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگانِ دین کو کچھ اختیار نہیں

چنانچہ اسی کتاب کے صؔ ۴۳ پر لکھتا ہے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

۴۔ دہابیوں کے نزدیک نبیوں، ولیوں کی شان اللہ کے حضور ایک ذرہ سے بھی کمتر ہے!

چنانچہ تقویۃ الایمان کے صؔ ۶۲ پہ یوں لکھتا ہے ا۔ سب انبیاء و اولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

۵۔ دہابیوں کے نزدیک حضور نبی کریم کی عزت بڑے بھائی جتنی ہے

چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ پر لکھتا ہے۔ یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں
جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔
جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور
ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان
کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اسی صفحہ پہ آگے چل
کر پھر لکھتا ہے۔ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں ۔۔ گویا
وہابیوں کے نزدیک حضور مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ نعوذ باللہ

۶۔ وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہزاروں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر سکتا ہے

چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر یوں لکھتا ہے:۔ اللہ کی تو یہ شان ہے کہ
ایک آن میں حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی جن فرشتے جبریل اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے

۷۔ وہابیوں کے نزدیک غلام محی الدین، غلام معین الدین، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا شرک ہے

اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے کہ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے
کوئی علی بخش، کوئی حسین بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی غلام معین الدین
سو وہ سب شرک میں مبتلا ہیں۔

وہابیوں کے فقہی مسائل!

۱۔ کتے کا بول اور گوہ پاک ہے۔ اصل عبارت: وکذلک فی بول الکلب وخثرہ والحق انہ لادلیل علی نجستانہ۔ نزل ص۵۰ ج۱

۲۔ کتے اور خنزیر کی لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہے: اصل عبارت:۔ اختلفوا فی لعاب الکلب والخنزیر وسوسہما والارجح طہارۃ نزل ص۴۹ ج۱۔ ص۳۱ ج۱

۳۔ منی پاک ہے۔ اصل عبارت: والمنی وطاہر سواء کان رطباً او یابساً مغلظاً او غیر مغلظ۔ ص۴۹۔ ج۱

۴۔ فرج کی رطوبت اور شراب اور حرام اور حلال حیوانات کا بول پاک ہے۔ اصل عبارت:۔ وکذالک رطوبۃ الفرج وکذالک الخمر وبول مایوکل لحمہ ومالایوکل لحمہ من الحیوانات ص۴۹ ج۱

۵۔ کتے کے بال پاک ہیں۔ اصل عبارت:۔ ولاخلاف فی طہارۃ شعرہ ص۳۰ ج۱

۶۔ کتا اٹھا کر نماز پڑھنا مفسد نماز نہیں۔ اصل عبارت: ولاتفسد صلوۃ حاملہ۔ ص۳۰ ج۱

۷۔ کتا پانی میں گرے تو پانی پلید نہیں ۔ اصل عبارت :۔ لو سقط فی الماء ولم یتغیر لا یفسد الماء فان اصحاب فمه الماء ص۳۰ ج-۱

۸۔ خود کتا پاک ہے ۔ اصل عبارت : دم السمک طاھر و کذالک الکلب و ریقه عند المحققین من اصحابنا ص۳۰ ج-۱

۹۔ کتے کے چمڑے کا جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے ۔
اصل عبارت : ویتخذ جلده مصلی و دلواً ص۳۰ ج-۱

۱۰۔ کافر کا ذبیحہ حلال ہے ۔ اصل عبارت : وکذالک ذبیحته الکافر ایضاً حلال ۔ ص۸۲ ج-۱

تلکَ عشرۃٌ کاملۃٌ

نوٹ :۔ یہ تمام مسائل وہابیوں کے مشہور و معروف پیشوا مولوی وحید الزمان کی تصنیف نزل الابرار من فقه النبی المختار جلد اول مطبوعہ سعید المطابع بنارس سے پیش کیے گئے ہیں حوالجات کی تصحیح کے لیے اصل کتاب دیکھئے ۔

———

دعوتِ فکر

حضرات محترم ان متذکرہ عقاید وہابیہ اور مسائل پر غور کرو اور اندازہ لگاؤ کیا کسی ان پڑھ مسلمان کا بھی ایسا عقیدہ ہے ؟ ہرگز نہیں۔ لیکن آپ یقین جانئے کہ یہ ان نام نہاد موحدین کے گمراہ کن عقیدے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اگر کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو میرے پاس تشریف لا کر دیکھ سکتے ہیں۔ تو جس ٹولہ کے ایسے گندے اور غیر شرعی عقاید اور مسائل ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار۔ یہ تو مشتِ از خروارہ ہے۔ وگرنہ اس کے علاوہ بے شمار ایسے حوالے پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں اور آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ بنظرِ انصاف مطالعہ کریں۔ اور حق و باطل میں امتیاز کر کے حق پر عمل اور باطل کا رد کریں۔ والسّلام

مؤلف

خرابیٔ معدہ اور خرابیٔ عقیدہ

محترم بھائیو! قبل اس کے کہ میں اصل موضوع پر کچھ معروضات پیش کروں آپ کی خدمت میں باعث نزاع کو ایک تمثیل میں عرض کرتا ہوں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

خرابیٔ معدہ: دیکھئے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دودھ، گھی اور شہد نہایت عمدہ اور انسانی صحت وبقا کے لیے موزوں ومقوی ہیں لیکن ہر شخص کے لیے نہیں بلکہ صرف صحت مند معدہ والے انسان کے لیے یہ غذائیں بہت مفید ہیں۔ لیکن اگر یہی چیزیں آپ کسی بیمار معدہ والے انسان کو دیں گے تو وہ بوجہ خرابیٔ معدہ الٹیاں کردے گا۔ اس لیے نہیں کہ ان اشیاء میں کوئی نقص یا خرابی ہے۔ بلکہ اس کا اپنا معدہ خرابیٔ صحت کی وجہ سے ان اشیاء کو ہضم کرنے کی استعداد سے محروم ہے جس کی وجہ سے وہ ان کو قبول کرنے کی بجائے اُلٹیاں کر دیتا ہے بعینہٖ اسی طرح خرابیٔ عقیدہ والے انسان کا حال ہے کہ اگرچہ آپ اس کے سامنے قرآن واحادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین پیش کریں وہ بجائے قبول کرنے کے انکار کی الٹیاں کرنی شروع کردے گا۔ جیسا کہ رکعاتِ تراویح کے مؤلف مسٹر محمد ادریس نے کیں جو کہ ان کے کتابچہ سے عیاں ہیں۔ جس قوم، فرد یا جماعت کا غرور وتکبر اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ نعوذ باللہ انبیاء اور دیگر مقربین بارگاہ خداوندی کو اپنے جیسا البشر سمجھنے لگے اس سے حق کے قبول کرنے کی توقع عبث ہے۔

> بد نہ بولے زیر گردوں اگر کوئی میری سنے
> یہ صدا گنبد کی ہے جیسی کہے ویسی سنے

مؤلف رکعاتِ تراویح کی کذب بیانی: رکعاتِ تراویح کے نام نہاد مؤلف نے کتابچہ کے شروع

میں عرض حال کے تحت لکھا ہے کہ مولانا عرصہ پانچ سال سے یہاں رہتے ہیں
یہ بالکل صریح جھوٹ ہے۔ گویا انہوں نے ابتدا ہی میں جھوٹ بول کر اپنے
کَذَّابٌ اَشِرٌ ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کو ٹھیک سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے
کہ وہ جامع مسجد گنبد والی میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے
ہیں۔ ؎ الزام اُن پہ لگاتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مؤلف رکعات تراویح مسٹر محمد ادریس

رکعات تراویح کا اغلاط نامہ:- وہابی نے جو رکعات تراویح میں
غلطیاں کی ہیں۔ قارئین کو ان سے آگاہ نہ کرنا بھی ایک زبردست غلطی ہے۔
اور حقیقت یہ ہے کہ مسٹر محمد ادریس نے رکعات تراویح لکھ کر ایک بہت بڑی
غلطی کی ہے جس کا خمیازہ انہیں اب بھگتنا پڑے گا۔ مسٹر محمد ادریس نے
لاعلمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے رکعات تراویح میں اس طرح غوطے کھاتے ہیں
جس طرح کہ ایک نہ تیرنے والا دریا میں غوطے کھاتا ہے۔ چنانچہ رکعات تراویح
کے صفحہ پر حدیث کی تعریف کرتے ہوئے نخبۃ الفکر کی عبارت ما عن المعنی غلط
نقل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اصل کتاب ان کے پاس موجود نہیں اور نہ ہی انہوں نے

پڑھی یا دیکھی ہے۔ یوں ہی رجمًا بالغیب سنی سنائی لکھ دیا۔ دراں حالیکہ اصل عبارت یوں ہے۔ مَاجَاءَ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. مسٹر ادریس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیخ محقق شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مقدمہ مشکوٰۃ میں تصریح فرمادی ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قول صحابی و تابعی پر بھی لفظ حدیث کا اطلاق صحیح ہے۔ اصل عبارت: وکذٰلک یطلق علی قول الصحابی وفعلہ وتقریرہ وعلی قول التابعی وفعلہ تقریرہ (ترجمہ) اور اسی طرح اطلاق کیا جاتا ہے صحابی اور تابعی کے قول اور فعل اور تقریر پر۔

مسٹر ادریس رکعات تراویح کے ص۱۲ پر لکھتا ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ سے مروی حدیث کے دو راوی ثقہ نہیں۔ حالانکہ خود حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ سے ایک حدیث ص۱ پر نقل کی ہے۔ اسی طرح ص۱۲ پر حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین کبار کے پانچویں طبقہ میں شمار کیا اور رسالہ قسی لکھ دیا پانچواں طبقہ صغار تابعین کا ہے۔ ع جب خدا دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔

نیز ص۱۴ پر غوث پاک کی طرف منسوب عبارات میں سے دوسری عبارت میں فانھا قراءتہا لکھا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ علاوہ ازیں ص۸ پر حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ کی تائید میں حضرت سیوطی کا نام حنفی علماء میں

لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت جلال الدین سیوطی کی شخصیت اسقدر مشہور معروف
ہے کہ تاریخ کا ادنیٰ طالب بھی جانتا ہے کہ آپ شافعی مسلک رکھتے تھے
صـ۱۳ اپر حماد بن شعیب اور سائب بن یزید کو مجروح لکھا ہے (نعوذ باللہ) حالانکہ حضرت
سائب بن یزید صحابی رسول ہیں اور صحابہ کے بارہ میں حضور فرماتے اصحابی کالنجوم
بایھم اقتدیتم اھتدیتم (ترجمہ) میرے صحابہ ستاروں کی
مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور مجروح ہونے کی
وجہ خرابیٔ حافظہ بتایا ہے۔ کیا مسٹر ادریس تاریخ کی رو سے ثابت کر سکتے
ہیں کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت انکا حافظہ خراب تھا۔ فان لم تفعلو
ولن تفعلو فاتقوا النار التی وقودھا الناس الآیہ۔ پس اگر نہیں کر سکتے
اور ہرگز نہیں کر سکو گے۔ لیس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی ہیں الآیۃ۔
مسٹر ادریس نے صـ۱۵ اپر ابن حجر عسقلانی کو حنفی لکھ کر جاہل مطلق ہونے کا ثبوت
پیش کر دیا۔ غرض بیچارے نے کہاں دھوکا نہیں کھایا۔ مجھے ان کی بیچارگی پہ
بڑا افسوس ہے۔ کاش کہ وہ کسی وہابی ملّاں سے مدد مانگ لیتے۔ لیکن مدد مانگنا
توان کے ہاں شرک ہے تو وہ مشرک ہونا کس طرح گوارا کر سکتے ہیں۔ مسٹر ادریس
نے آخری گزارش میں بڑی دریا دلی کا ثبوت دیتے ہوئے مبلغ پچاس روپے
انعام دینے کا اعلان کر دیا۔ مسٹر ادریس کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ بحمد للہ علمائے
اہل سنت کا مبلغ علم دین فروشی کے ذریعہ روپیہ بٹورنا نہیں بلکہ تبلیغ دین

کا فریضہ خالصۃ لوجہ اللہ انجام دینا ہے ۔ روپے لیکر مسئلہ بتانا تمکو اور تمہارے ٹولہ وہابیہ کو ہی زیبا ہے ۔

پاکستان بھر کے وہابیوں کو چیلنج ——— ایک سو روپیہ معاوضہ

اگر دین فروشی کے ذریعہ روپیہ کمانے کا تمہیں اتنا شوق ہے تو آیئے مبلغ ایک سو روپیہ نقد حاصل کیجئے ۔ اور صرف ایک حدیث مرفوع جس میں لفظ تراویح آیا ہو ، جو واضح المفہوم اور قطعی الدلالۃ اور قابل تاویل نہ ہو پیش کریں ۔ کیا خیال ہے ۔ کیا پورے پاکستان کے وہابی ملّاں ایک سو روپیہ کمانے کے لیے تیار ہیں ۔ ے

اُلجھے ہیں پاؤں یار کا زلف دراز میں ؛ لو آپ اپنے جال میں صیاد آ گیا

اور اگر نہیں تو خلفائے اربعہ و دیگر بزرگانِ دین کے مسلک کو اختیار کریں ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ آج بھی حرمین شریفین میں بیس بلکہ اس سے بھی زیادہ رکعات پڑھی جاتی ہیں ۔

اعتراضات کے جوابات

۱ ۔ مسٹر ادریس وہابی علیہ ما علیہ نے مولانا پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موصوف نقشبندی حنفی تو ہیں لیکن محمدی نہیں ۔ (جواب) اوّلاً تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ مولانا نے محمدی ہونے کا قطعاً انکار نہیں کیا ۔ خدا جانے مسٹر ادریس

کو کس نے بتا دیا علم غیب تو وہ نبیوں کے لیے نہیں مانتے شاید اپنے لیے سمجھتے ہوں۔ ثانیاً مسٹر ادریس جو کہ وہابی اہلحدیث ہیں لیکن انہوں نے کبھی اپنے آپ کو وہابی لکھا تو نہیں۔ ثالثاً اُس نے خود کو ہاشمی لکھا ہے۔ محمدی نہیں لکھا کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ہاشمی محمدی بھی ہو۔ کیونکہ ابولہب بھی تو ہاشمی تھا لیکن محمدی نہیں تھا۔

(۲) مسٹر ادریس نے جو کہ ایک وہابی زادہ ہیں شکوہ کیا ہے مولانا نے ایک جلسہ کرایا جس میں مقرر وہابیوں نجدیوں کو سکھ کہا۔ جواباً عرض ہے کہ سکھ کہنے والے نے کسی دلیل کے ساتھ سکھ کہا ہوگا۔ مسٹر ادریس کو چاہیئے وہ بھی سرِعام جلسہ کا اہتمام کریں۔ اور اپنے سکھ نہ ہونے کے دلائل پیش کریں۔ لیکن اتنی جرأت کہاں کہ وہ اپنے عقاید کو عوام الناس کے سامنے بیان کر سکیں۔

لطیفہ: بچھو کو کسی نے پوچھا۔ تم سردیوں میں کیوں باہر نہیں آتے تو اس نے جواب دیا گرمیوں میں جو بہت عزت ہوتی ہے اس لیے سردیوں میں باہر آنے کا کیا فائدہ۔ یہی جواب مسٹر ادریس اور ان کے ہمنواؤں کا ہے۔

(۳) مسٹر ادریس کو بڑا تعجب ہوا کہ امام الائمہ کاشف الغمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔ اس کو غلط قرار دیتے ہوئے ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ جواباً عرض ہے کہ حدیث میں فضیلت کی نفی ہے۔ فضیلت اسی میں ہے کہ تین دن میں ختم کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی ایک دن یا رات میں ختم کرتا ہے تو جائز اور

باعث ثواب ہے۔ علاوہ ازیں حدیث میں تفقہ کی قید ہے یعنی جو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے وہ تین دن سے پہلے ختم نہ کرے۔ اور امام صاحب تو سید الفقہا ہیں۔ آیا سمجھ شریف میں

(۴) امام صاحب کے عشا کے وضو سے چالیس سال تک نماز فجر پڑھنے پر بھی اعتراض ہے۔ سبحان اللہ چہ پدی چہ پدی کا شوربہ۔ وہ کہتے ہیں حدیث پاک میں آتا ہے سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا ثابت کرو امام صاحب ساری رات جاگتے رہے۔ کیا کہنا۔ جواباً عرض ہے کہ کیا اچھا ہوتا کسی لوپڑی، غزنوی دہلوی اسماعیلی دہابی سے پوچھ لیا ہوتا کہ اسی حدیث میں آگے آتا ہے کہ اگر راکعاً ساجداً قائماً سو یا رہا تو وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن مسٹر اودریس نے لا تقربو الصلوٰۃ کو تو پڑھ لیا مگر انتم سکاری پر نظر نہ پڑی اور اگر حوالہ درکار ہے تو امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان کے صفحہ ۱۲۶ پر ملاحظہ کر لیں۔

آپ کو ایک دن رات میں ختم قرآن پر تعجب ہے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز واقعہ سے آگاہ کرتا ہوں۔ رد المختار میں لکھا ہے کہ امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے اور تیس سال تک آپ کا یہ معمول رہا۔ اگر یقین نہ آئے تو اصل عبارت دیکھیئے۔ قال الحافظ الذهبي قد تواتر قيامه بالليل وتهجده وتعبده ومن ثم كان

یسمّی بالموتد لکثرتہ قیامہ بالیل یل احیاہ بقرأتہ القرآن فی رکعتہ ثلاثین سنۃً (ردالمختار) مسٹر ادریس وہابی نے اپنے محدث ہونے کا اعلان کچھ اس طرح کیا کہ ہماری پیش کردہ روایات کے راویوں کو بلا دلیل غیر ثقہ قرار دیا۔ یہ بیان کرنے کی زحمت گوارہ نہ کی کہ کس محدث نے اسے ضعیف کہا۔ کہیں لکھ دیا فلاں نے فلاں کو دیکھا ہی نہیں۔ کیا دیکھنا شرط ہے کیا تم تک جو احکام یا واقعات پہنچے ہیں وہ تم نے دیکھے ہیں۔ بر ایں عقل وہمت بباید گریست۔ معلوم ہوتا ہے مسٹر ادریس اور اس کے مربی فی العلم دونوں جاہل مرکب ہیں۔ انہیں حدیث کی اقسام کا علم تک نہیں مشکوٰۃ کا صـ۱۱۵ تو پڑھ لیا لیکن مقدمہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ مسٹر ادریس نے رکعات تراویح کے صـ۱۲ پر سائب بن یزید رض کی روایت کے دو راویوں کو غیر ثقہ لکھ دیا۔ کیا وہ اصل سند میں ان دو راویوں کے نام دکھا سکتے ہیں؟

مشورہ

مسٹر ادریس کو ہم مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی غزنوی۔ روپڑی دہلوی۔ امرتسری وہابی ملاں سے کم از کم مشکوٰۃ شریف کا مقدمہ ہی پڑھ لیں تاکہ انہیں احادیث کے اقسام کا علم ہی ہو جائے۔ لیکن کہاں۔ یہاں تو من چوں دیگرے نیست والا مسئلہ ہے۔

مسٹر ادریس کی جہالت: یوں تو رکعات تراویح مسٹر ادریس کی

جہالت کا مرقعہ ہے۔ لیکن خاص کر صـ۱۴۱ پر اس نے اپنی جہالت پر مُہر تصدیق ثبت کر دی۔ یہ لکھتا ہے کہ تم غوث پاک کا نام حلوہ کھانے کے لیے لیتے ہو۔ ان کے اقوال پر عمل نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے کہ حلوے کا نام لیتے وقت اس کے منہ میں پانی آگیا ہوگا۔ کیونکہ یوں تو حلوہ کھانا کبھی نصیب نہیں ہُوا۔ حلوہ نام لیکر دل خوش کر لیا۔ اس میں مسٹر ادریس ہی نہیں بلکہ پوری ملّتِ وہابیہ کو شکوہ ہے کہ انہیں کھانے کو حلوہ نہیں ملتا۔ ملے کیسے۔ جن لوگوں کی زبانوں پر ہر وقت محبوبانِ بارگاہ کی شان میں گستاخی اور ان کے کمالات کے انکار کی رٹ لگائی جاتی ہو وہ زبانیں اس قابل کہاں کہ ان کو حلوے کی شیرینی بخشی جائے۔ یہ تو غلامانِ مصطفٰے کے لیے ہے جو اللہ کے پیاروں کی شان بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے انہیں رنگ برنگی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ مسٹر ادریس کی اطلاع کے لیے بیان کرتا ہوں۔ کہ ہم غوث پاک کے مقلد نہیں بلکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مقلد ہیں۔ غوث پاک کو ہم اپنا روحانی پیشوا اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور ان کی عظمت و شوکت کے قائل ہیں

مسٹر ادریس کی پیش کردہ احادیث پر علمی بحث

صاحب علم و بصیرت حضرات پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مسٹر ادریس وہابی نے رکعات تراویح میں کس طرح قلابازیاں لگائی ہیں۔ بس کتابوں کے نام اور صفحے لکھتے چلے گئے اور اصل عبارت نقل کرنا ضروری نہ سمجھا بلکہ کتابیں تو پاس تھیں

ہی نہیں۔ کہیں سے کوئی لسٹ ہاتھ لگ گئی اور ان کے نام لکھ دیے جن میں سے اکثر ان کے وہابی ملاؤں کی ہیں۔ جن کے حوالے ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہیں اور پھر بیس۲۰ کے مقابلے میں رو پیٹ کر صرف تین حدیثیں پیش کیں۔ اب میں ہر ایک پر علمی اور تحقیقی بحث کرتا ہوں جس سے ناظرین اندازہ لگا سکیں گے کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

اولاً یہ حدیث تو وہابیوں کے بھی

۱۔ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: خلاف ہے کیونکہ اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ حضور آٹھ رکعات نماز پڑھتے تھے وہاں یہ بھی تو ثابت ہوا کہ وتر تین رکعت ہیں۔ حالانکہ تم ایک وتر کے قائل ہو۔

ثانیاً حضرت ام المومنین اس حدیث میں نماز تہجد کا ذکر فرما رہی ہیں۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضور رمضان اور اس کے علاوہ دیگر مہینوں میں گیارہ رکعت مع وتر پڑھتے تھے۔ تو اگر اس حدیث میں تراویح مراد ہوتی تو تراویح تو صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے غیر رمضان میں نہیں۔ اسی لیے امام ترمذی نے اس حدیث کو باب صلوٰۃ اللیل میں نقل فرمایا۔

ثالثاً اسی حدیث کے آخری الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے کیوں سو جاتے ہیں تو حضور نے فرمایا ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا جس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث

میں جس نماز کا ذکر ہے وہ نماز تہجد ہے کیونکہ تراویح سونے سے قبل پڑھی جاتی ہے۔ رابعاً اگر اس حدیث سے نماز تراویح مراد ہے تو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس تراویح کا حکم کیوں دیا۔ اور تمام صحابہ نے یہ حکم قبول کیوں کیا اور خود سیدہ عائشہ رضؓ اس پر خاموش کیوں رہیں جبکہ ان کو معلوم تھا کہ تراویح آٹھ رکعت ہے اور بیس رکعت بدعت سیئہ ہے۔

۲۔ حدیث تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔ اولاً یہ حدیث بھی مسلک اہلحدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس حدیث سے بھی جہاں آٹھ رکعت کا ثبوت ملتا ہے ، ہاں تین وتر کا ثبوت ملتا ہے۔ تو پھر وہابی کیوں ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں۔ ثانیاً۔ اس حدیث کے ایک راوی محمد ابن یوسف ہیں جنکی روایات میں سخت اضطراب ہے۔ چنانچہ محمد ابن نصر نے تیرہ رکعات اور عبدالرزاق محدث نے اکیس رکعات نقل کی ہیں۔ (دیکھو فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد چہارم ص۱۸۰ مطبوعہ خیریہ مصر) لہذا ان کی روایت قابل اعتبار نہیں۔ ثالثاً۔ بسبیل تسلیم اولاً آٹھ رکعت تراویح کا حکم ہوا۔ پھر بارہ رکعت اور آخر میں بیس رکعت پر ہمیشہ کے لیے عمل ہوا۔ جیسا کہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں تصریح فرمادی۔ لعم ثبت العشرون فی زمن عمرؓ وفی الموطا روی باحدیٰ عشرۃ رکعۃ وجمع بینھما انہ وقع اولاً ثم استقر الامر علی عشرین فانہ المتوارث مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۱۱۵ مطبوعہ مجتبائی دھلی

مسٹر ادریس وہابی زادہ صاحب نے

۳۔ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اس حدیث کا ماخذ بیان نہیں کیا۔ بلکہ مولوی عبدالحی لکھنوی کے الفاظ ھذا اصح کا حوالہ التعلیق المجد دیا ہے۔ لہٰذا قابل اعتبار نہیں۔ بحوالہ کتاب اور سند کے حدیث نقل کریں۔

اس حدیث سے قطعًا آٹھ

۴۔ ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: تراویح کا ثبوت نہیں ملتا۔ کیونکہ اس میں قیام رمضان یا تراویح کا ذکر تک نہیں۔ لہٰذا بلادلیل تراویح مراد لینا جہالت ہے۔

اس سے بھی نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے

قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: کیونکہ اس میں غیر رمضان کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ نماز رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی تھی۔ حالانکہ تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ فافہم و تدبّر

فتح سر المنان شیخ محقق کی کوئی کتاب

قول شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ: نہیں۔ ثبوت پیش کریں۔ بر سبیل تسلیم شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت ایک محدث کے اظہار رائے فرمایا جس سے کوئی مذہب ثابت نہیں ہوتا۔

مولوی انور شاہ کشمیری کی رائے: انور شاہ کشمیری چونکہ اہل دیوبند کے

پیشوا ہیں اور سارے دیوبندی بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ حوالہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صحیح ہوتا تو دیوبندیوں میں سے کوئی تو اس پر عمل کرتا۔ بہرحال اس کا جواب ان کی روحانی اولاد کے ذمہ ہے۔

ایک صحیح السند حدیث:۔ انبأنا ابو سعد الماليني ثنا ابو احمد بن عدی الحافظ ثنا عبد اللّٰہ بن محمد بن عبد العزيز ثنا منصور بن ابی مزاحم ثنا ابو شيبه عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال كان النبی صلی اللّٰہ عليه وسلم يصلی فی شهر رمضان فی غير جماعة بعشرين ركعة والوتر

السنن الکبریٰ ص۴۹۶ باب ما روی فی عدد ركعات القيام

ترجمہ: خبر دی مجھے ابو سعد مالینی نے کہ بیان کیا مجھ سے ابو احمد بیٹے عدی حافظ نے اس نے عبداللہ بیٹے محمد سے اس نے منصور بیٹے مزاحم سے اس نے ابو شیبہ سے اس نے حکم سے اس نے مقسم سے اس نے عبداللہ بیٹے عباس (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں) انہوں نے کہا کہ نبی کریم رمضان کے مہینہ میں بغیر جماعت کے بیس رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

فرمان فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن ابی بن کعب ان عمر ابن الخطاب امرہ ان یُصلی
بالیل فی رمضان قال ان الناس یصومون النہار و لا
یُحسنون ان یقرءُو فلو قرأت علیھم بالیل قال
یا امیر المومنین ھذا شئ لم یکن فقال قد علمت ولکنہ
حسن فصلی بھم عشرین رکعۃ -

ترجمہ:- سیدنا فاروق اعظم رضہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم لوگوں کو رات کے وقت نماز تراویح پڑھایا کرو۔ رمضان میں کیونکہ لوگ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور قرآن کریم اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے۔ بہتر یہ ہے کہ تم ان پر قرآن پڑھا کرو۔ رات میں حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی یا امیر المومنین یہ وہ کام ہے جو پہلے نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں بھی جانتا ہوں لیکن یہ اچھا کام ہے۔ چنانچہ میں نے لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائی۔

مسٹر ادریس نے آخری گذارش میں چیلنج کیا تھا کہ ایک حدیث صحیح یا فاروق اعظم کا حکم اگر پیش کریں تو پچاس روپے انعام دیا جائے گا۔ تسلی کے لیے مذکورہ بالا حدیث و فرمان فاروقی قارئین کی خدمت میں حاضر ہے

چونکہ ہم وہابیوں کے روپیہ کو اپنے لیے حلال نہیں جانتے اور نہ ہی دین فروشی کا کاروبار کرتے ہیں۔ اس لیے محض تبلیغ دین سمجھ کر لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

خوشی محمد قادری لاہور

تمام دُنیا کے وہابی مل کر

جواب دیں

وہابیو!

۱۔ تم کہتے ہو۔ تراویح آٹھ رکعت ہیں اور بیس رکعت بدعت سیئہ ہے۔ تو بتاؤ حضرت فاروق اعظم عثمانِ غنی۔ مولےٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیس رکعت کیوں پڑھیں اور پڑھنے کا حکم کیوں دیا؟ کیا انہیں آٹھ رکعت کی خبر نہ تھی۔ آج پورے چودہ سو سال بعد تمہیں پتہ لگا۔

۲۔ نعوذ باللہ! اگر خلفائے راشدین نے بدعت سیئہ کا حکم دیا تھا تو تمام صحابہ نے بے چون و چرا قبول کیوں کر لیا۔ کیا وہ حق گو اور متبع

سنت نہیں تھے؟

۳۔ اگر تمام صحابہ خاموش رہے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں خاموش رہیں۔ کیا ان پر تبلیغ فرض نہ تھی۔ جس طرح تم آج زبانی۔ مالی۔ قلمی۔ بدنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہو، انہوں نے اس طرح کیوں نہ کیا؟

۴۔ تمام خلفائے راشدین و دیگر صحابہ اکرام نیز ام المومنین نے بیس رکعات پڑھ پڑھوا کر یا جاری ہوتے دیکھ کر خاموش رہ کر ہدایت پر رہے۔ یا نعوذ باللہ گمراہ ہو گئے، اور اگر آج حنفی مسلمان بیس رکعت تراویح پڑھکر بقول تمہارے بدعتی اور گمراہ ہیں تو ان حضرات کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے۔

۵۔ اگر تراویح آٹھ رکعت سنت اور بیس رکعت بدعت ہے تو حرمین شریفین کے تمام مسلمان جو آج بھی بیس اور چھتیس تراویح پڑھتے ہیں تو کیا وہ بدعتی اور گمراہ ہیں۔

۶۔ کیا حضرات آئمہ مجتہدین اور ان کے متبعین جن میں لاکھوں اولیاء علماء۔ محدث۔ فقہا۔ مفسرین داخل ہیں اور سب بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے رہے وہ نعوذ باللہ بدعتی اور گمراہ تھے؟

۷۔ اگر یہ سارے حضرات گمراہ تھے تو کیا تمہاری مٹھی بھر جماعت ہدایت

پر ہے ؟ تو کیا ان گمراہوں کی کتابوں سے حدیث لینا، حدیث پڑھنا جائز ہے یا حرام اور ان کی روایت حدیث صحیح ہے یا نہیں ہے۔ جب بدعمل کی روایت صحیح نہیں تو بدعقیدہ کی روایت کیسے ہو سکتی ہے؟

۸۔ تمام دنیا کے اکثر مسلمان سوائے ملت وہابیہ کے سب بیس تراویح پڑھتے ہیں۔ اگر تمہارے نزدیک گمراہ و بدعتی ہیں تو اس حدیث کا مطلب بیان کرو:۔

اِتَّبِعُوْ سَوَادَ الْاَعْظَمِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

ترجمہ: مسلمانوں کے بڑے گروہ کی اتباع کرو۔ جو شخص بڑی جماعت سے جدا ہوا جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

جواب دو ــــــ جواب دو

جواب دو

ؓ

سُنی رضوی لائبریری

احباب اہل سُنت کے لیے یہ خبر نہایت خوش کن ہو گی کہ
جامعہ اسلامیہ فیض القرآن کے زیر اہتمام
جامعہ کے دفتر واقعہ گلی نمبر ۳۰ میں سنی رضوی لائبریری قائم ہے
جس میں علمائے اہلسنت کی کتب میں اور مذہبی رسالے
نیز کتب تصوف۔ بزرگان دین کی سوانحعمریاں کثیر تعداد
برائے مطالعہ موجود ہیں۔ جہاں ہر آدمی بلا فیس مطالعہ کر سکتا
ہے۔ نوجوانانِ اہل سنت کو چاہیئے کہ وہ اپنے مذہبی معلومات
کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔ نیز گھر لے جا کر بھی مطالعہ کر
سکتے ہیں۔ جس پر ایک روپیہ ماہانہ چندہ ممبری ادا کرنا ہو گا۔

الداعی

ناظم شعبہ تبلیغ و اشاعت جامعہ اسلامیہ
فیض القرآن راوی روڈ۔ لاہور